قارئینِ کرام حضرات وخواتین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہمارے عنوان ''دارالعلوم کراچی میں ۱۸ زیرافق پر فجر کے لئے عمل نہیں ہوتا'' پر پچھلی مرتبہ جب ہم نے اس حوالہ سے حضرت مولانا شوکت علی صاحب صوابی حفظہ اللہ کی طرف سے معلوماتی مضمون آپ کے سامنے پیش کیا تو اس کے بعد ہمیں ای میل کے ذریعہ ۲۳ اگست کو دارالعلوم کراچی کے حوالہ سے مزید معلومات موصول ہوئیں جسے ہم قارئین کے سامنے پیش کریں اس سے پہلے ذیل کی وضاحت ملاحظہ فرمالیں؛

----

(۱) یادرہے کہ ہم نے اور حضرت مولانا شوکت علی صاحب صوابی حفظہ اللہ نے کبھی بھی یہ بات پیش نہیں کی کہ؛ دارالعلوم کراچی والے ۱۸ ڈگری کو صبحِ کاذب کا وقت اور ۱۵ ڈگری کو صبحِ صادق کا '' **قطعی** '' وقت شمار کرتے ہیں اِسی لئے وہ ۱۸ پر فجر کی نماز نہیں پڑھتے اور ۱۵ زیرِافق کے وقت پر پڑھتے ہیں!

(الف) ہم نے اپنی کتابوں اور مضامین میں جو بھی لکھا ہے اس میں بھی واضح طور پر یہی بات ہے کہ مفتی شفیع صاحبؒ (دارالعلوم کراچی) کے نزدیک ۱۸ زیرافق کا وقت صبحِ صادق کا وقت ہے مگر مفتی صاحبؒ کا فیصلہ فجر کی نماز احتیاطاً اِس وقت سے پندرہ بیس منٹ بعد (۱۵ زیرِافق کے مطابق) پڑھے جانے کا ہے، اب اس سیدھی سی بات پر تحقیق اور دارالعلوم کراچی کے فتاویٰ اور اس کے مطابق نقشہ جات کے مدِنظر اختلاف پر تبصرہ وتجزیہ اور تحقیق کو توڑ مروڑ کر کوئی اسے ''تہمت'' سے تعبیر کرے تو پھر اِسے کسی کی اپنی دماغی کاوش اور وبددیانتی کے سواء اور کیا کہا جائے! (ب) پھر ایسے میں ایسے کسی شخص کے نام کے ساتھ افتاء کا لاحقہ بھی ہو تب تو یہ نہ صرف عام مسلمین مؤمنین بلکہ خاص کر علماء اور مفتی حضرات کی جماعت کے لئے بھی یہ باعثِ شرمندگی ان میں ایک سیاہ دھبّہ ہوتا ہے جسے اپنے علاوہ کی ہر بات میں نقص وتہمت ہی تہمت نظر آتی ہے اور جسے پھیلا کر افسوس صد افسوس یہ اپنی اس رذیل حرکت کو علماء کی جماعت کے منہ میں ڈال کر ہر طرف فتنہ کا ذریعہ بنتا رہتا ہے اللھم احد

(۲) جو مزید معلومات ان صاحب کے ای میل سے ہمیں ملی ہیں ان میں ایک بات یہ بھی مذکور ہے کہ یہ صاحب ہمیں مرسلہ اپنے ای میل میں ہمارے حوالہ جات کو اپنی طرف سے '' **تہمت** '' سے تعبیر کرتے ہیں!

(۳) نیز اس میں ایک بات یہ بھی مذکور ہے کہ ''حضرت مولانا مفتی تقی صاحب حفظہ اللہ نے جب فون پر ان تہمتوں کا سنا تو آپ نے لاحول پڑھی!''،

(الف) یادرہے کہ ہمیں مرسلہ اس ای میل میں جن صاحب کا مفتی صاحب سے فون رابطہ کا حوالہ ہے ان کی طرف سے اپنے ای میل میں اس نامی تہمت کا یا مفتی صاحب کے لاحول پڑھنے کا کوئی ذکر نہیں کہ انہوں نے ہماری واضح اور صاف بات کو مفتی صاحب کے سامنے تہمت کے طور پر پیش کیا ہو اور اس پر مفتی صاحب نے جواباً لاحول پڑھی ہو!

(۴۔الف) اس ای میل میں مفتی صاحب کے نقل کردہ جواب میں مفتی صاحب نے لکھا ہے کہ ''ان مضامین میں فنڈامینٹل مِس انڈراسٹینڈ نگ ہے''!

ملاحظہ فرمائیں؛ آپ لکھتے ہیں There are some fundamental misunderstandings، پھر آخر میں بھی آپ لکھتے ہیں کہ I hope this has clarified the misunderstanding. (ب) نیز آپ نے خود ہی یہ بات بھی لکھی (جسے ہم بھی بارہا نقل کیا ہے) کہ ''۱۸ ڈگری کے وقت پر روزہ بندھ کیا جائے مگر فجر کی نماز احتیاطاً دیر سے ۱۵ زیرِافق کے وقت کے مطابق پڑھی جائے (ج) اسی جواب میں مفتی صاحب نے ہمارے مضامین کو پڑھ کر انہیں **تہمت** سے تعبیر نہیں کیا بلکہ **غلط فہمی** سے تعبیر کیا ہے! معلوم ہوا کہ صاحبِ معاملہ تو اِسے غلط فہمی سے تعبیر کرے جو ہر کسی سے ہوسکتی ہے اور جب کبھی ایسے مواقع درپیش ہوں تو اس پر ہر ایک کے بارے میں ہر ایک کی طرف سے یہی کہا جاتا رہا ہے، چاہے کوئی چھوٹا ہو یا بڑا ہو! مگر لفظِ تہمت جو ایک بہت بھاری وزن رکھتا ہے اور جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کسی اصل بات کو اس سے بالکل مختلف بات بنا کر پیش کرنا ہوتا ہے! جبکہ مفتی صاحب خود اقرار فرمارہے ہیں کہ ایسا نہیں! اس کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ ان صاحب کو اپنے سواء ہر طرف تہمت ہی تہمتیں نظر آرہی ہیں، اللھم احد

نیز ان صاحب نے ہمارے مضامین کے اردو مضمون کے ص ۳ کے جس پیرا ۲ کا جو حوالہ دیا ہے اسمیں بھی کوئی صداقت نہیں کیونکہ اس کے پیرا نمبر (۱) وہ اس لئے کہ جب ۔۔۔اور نمبر (۲) جبکہ نماز کے حوالہ سے ۔۔۔۔ان دونوں میں یہی تو بات ہے کہ دارالعلوم والے ۱۸ پر سحری کے اختتام اور احتیاطاً ۱۵ پر نمازِ فجر کا کہتے ہیں (یہاں یہ تو نہیں کہا کہ وہ ۱۸ پر صبحِ کاذب کا اور ۱۵ پر صبحِ صادق کا قطعی طور پر کہتے ہیں!)

پھر اسی بات کو لیکر مولانا شوکت علی صاحب نے آگے بڑھتے ہوئے اپنی تجویز پیش کی اور آخر میں **موجودہ احتیاط**؛ ۔۔۔ والی بات کو نقل کرتے ہوئے اِس نقص کی

طرف ہی تو آپ نے متوجہ کیا کہ ” نقشہ میں بھی فتوے والی بات لکھی جانی چاہیئے ورنہ اس طرح تو جس کے ہاتھ میں صرف نقشہ آیا وہ ۱۸ پر نماز پڑھے گا تو وہ احتیاط کا تارک ہوگا ساتھ ہی جس کے ہاتھ صرف فتویٰ گیا وہ ان سے لڑے گا اور اختلاف پیدا ہوگا (کہ تم نے غلط نماز پڑھی)! پھر لکھا کہ ” لہٰذا دونوں باتوں کو یکجا جمع کرتا ہوا پورے سال کا نقشہ سامنے کیوں نہیں آتا جس میں روزے کے لئے بے شک احتیاطی صورت جس طرح بھی مناسب ہو دی گئی ہو؟ (تا کہ کوئی ۱۵ زیرِ افق کے وقت تک کوئی کھاتا پیتا بھی نہ رہے)،

(۵) نیز مذکورہ ای میل میں سے ہمیں مزید جو خاص معلومات ہوئی وہ حضرت مفتی صاحب کا یہ لکھنا ہے کہ ” جو کوئی ۱۸ ڈگری کے وقت پر فجر کی نماز پڑھے گا اسے یہ نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں (یعنی نماز ہو گئی)،

ہماری معلومات کے مطابق یہ پہلی مرتبہ کا واقعہ ہے جس میں دارالعلوم کراچی کے حوالہ سے ” ۱۸ ڈگری پر نمازِ فجر پڑھنے سے یہ نماز ہو جائے گی “ کا حوالہ خود مفتی صاحب کی طرف سے پڑھنے میں آیا ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم پہلے یہ کہہ رہے تھے کہ ” وہ کہتے ہیں کہ اس طرح نماز نہ ہوگی “ نہیں ہرگز نہیں! بلکہ ہم بھی وہی بات لکھتے چلے آرہے ہیں جسے حضرت مفتی شفیع صاحبؒ نے اپنے اخیری فیصلے میں کہی تھی اور جسے خود مفتی تقی صاحب نے بھی اپنے اس فتوے میں لکھا ہے جس کا مفہوم یہی نکلتا ہے اور جسے ہر ذی شعور عالم تب سے سمجھتا چلا آرہا ہے کہ ” اگر کوئی احتیاط کو پرے رکھ کر اسی ۱۸ درجہ والے وقت پر نمازِ فجر پڑھے گا تو اس کی نماز تو ہو جائے گی “ اگرچہ خلافِ احتیاط ہوگی۔

اب ذیل میں حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب کا وہ فتویٰ ملاحظہ فرمائیں جو ہمیں ای میل کے ذریعہ پیچھے ذکر کردہ صاحب کی طرف سے موصول ہوا ہے جس میں ان صاحب نے ہماری تحریرات کو تہمت سے تعبیر کیا ہے جبکہ مفتی تقی صاحب بذاتِ خود اسے مِس انڈر اسٹینڈنگ سے تعبیر فرما رہے ہیں اب ان کی بات کا اعتبار کیا جائے یا حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب کا وہ قارئین خود فیصلہ فرمائیں فقط والسلام مولوی یعقوب احمد مفتاحی مورخہ ۲۶ رمضان ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۶ اگست ۲۰۱۱ء بروز جمعہ

اب ذیل میں حضرت کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں، اس کے بعد حضرت مولانا شوکت علی صاحب حفظہ اللہ کا جوابی مضمون ملاحظہ فرمائیں؛

From: Justice Muhammad Taqi Usmani
Sent: 21 August 2011 11:21
To:
Subject: RE: Suhoor & Fajar

Dear Molana Hanif Sahab

Assalamu alaikum

Thanks very much for your email.

There are some fundamental misunderstandings that have been narrated in the referenced article. The viewpoint of the scholars of Darul Uloom Karachi since the time of my honourable father, Hazrat Maulana Mufti Muhammad Shafee' Sahab رحمہ اللہ تعالی, has been that Subh Saadiq commences when the sun reaches 18 degrees below the horizon, implying that Sehri ends at this time and it is totally impermissible to eat even a morsel after this time for one who is fasting. Similarly, it also implies that the time of Fajr Salah commences at this time, meaning that any person who performs his Fajr Salah at this time will not be required to repeat his Salah as it was performed validly in its time.

Keeping this in mind, the practice in Ramadhan in Darul Uloom Karachi is that Suhoor ends at 18 degrees whilst the Adhan of Fajr is called out at after the sun reaches 15 degrees below the horizon. This is done on the basis of احتیاط so as to enable practice on both the views of 18 and 15 degrees. This is in the same context as appears in numerous occasions in the classical texts of Fiqh, wherein a jurist regards practicing on a view which takes into consideration and reconciles between differing views, as better (and not as necessary) to practice upon even though it may be permissible according to that jurist to practice on the differing opinion. I hope this has clarified the misunderstanding.

Wassalaam

Muhammad Taqi Usmani

محترم مولانا یعقوب احمد مفتاحی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی طرف سے ای میلز کے ذریعے بعض حضرات کے خط و کتابت کو پڑھ کر بڑا تعجب ہوگیا کہ کوئی شخص مسئلے کو سلجھانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک واضح مسئلے کے آڑ میں اپنا اختلافی شوق پورا کرنے جارہا ہے۔ایک صاف ستھرا اور سیدھا سادا مسئلہ تھا، جسے ان حضرات نے خواہ مخواہ الجھا کر عوام میں بے چینی پیدا کردی، یہاں تک کہ حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہم تک بات کو ایک غلط رنگ میں پیش کر گئے۔

سیدھی بات تو یہ تھی کہ دارالعلوم کراچی نے احتیاط کو مدنظر رکھ کر جو عمل اختیار کیا ہے، بہت اچھا اور دونوں عبادات کا محافظ ہے۔اور ہم نے بھی اسی حد تک کہ اس میں دونوں عبادات کی حفاظت ہے آگے فارورڈ کیا۔اب اس کو سمجھنے میں کتنی دیر لگتی ہے؟ یا اسے جائز ہونے میں شرعی مانع کیا ہے؟ یا اس پر عمل کرنے میں کونسا فساد اور نقصان لازم آتا ہے جس پر یہ لوگ راضی نہیں ہیں؟ اب اسے ایک نئے ایشو کا رنگ دینا اور خوامخواہ انتشار پھیلانے کا ذریعہ بنانا، کونسا اسلامی طریقہ ہے؟

جامعۃ الرشید نے اپنے فتوے میں دارالعلوم کراچی کا یہی عمل نقل کیا ہے۔اور ہم نے بھی اپنی تحریروں میں اسی کا تذکرہ کیا ہے۔ہاں اس کی افادیت میں کلام ایک الگ بحث ہے، اس کے ساتھ اختلاف ہوسکتا ہے مگر احتیاطی پہلو کی مخالفت ہم نے کسی تحریر میں نہیں کی ہے۔اور نہ مذکورہ بالا عمل کے علاوہ کوئی اور بات ہم نے دارالعلوم کے ذمہ داروں کی طرف منسوب کی ہے، جس کے پاداش میں ہمیں مورد الزام ٹھہرایا جائے۔اس موضوع پر ہمارے حوالے سے اگر ایک شخص بات کرتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ ان حضرات کے سامنے ہماری تحریریں پیش کرے۔ ہماری تحریروں کا اپنا مطلب نکال کر ان کے سامنے ذکر کرنا بہت بڑی ناانصافی ہے۔اور اختلافی ابحاث میں ایسی روش بہت بڑا جرم سمجھا جاتا ہے۔

حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ کی طرف سے مولانا حنیف صاحب کو جو خط آیا ہے اسی میں یہی تو لکھا ہے کہ احتیاط کے پیش نظر دارالعلوم میں اسی طرح ہورہا ہے۔حضرت صاحب کی عبارت ملاحظہ ہو:

> Keeping in mind, the practice in Ramadhan in Darul Uloom Karachi is that Suhoor ends at 18 degrees whilst the Adhan of Fajr is called out at after the sun reaches 15 degrees below the horizon. This is done on the basis of " IHTIAT " so as to enable practice on both the views of 18 and 15 degrees.

کیا مفتی صاحب نے اس عبارت میں وہی بات نہیں فرمائی جو جامعۃ الرشید کے فتوے میں درج ہے؟ علاوہ ازیں ہمارے پہلے تبصرے کے الفاظ یہ ہیں ''بہت اچھی بات ہے کہ اس میں دونوں عبادات کی صحت وادائیگی کو یقینی بنایا گیا ہے۔اور اسی پر ہم سب کو عمل کرنا بہتر ہے'' کیا یہ تبصرہ حضرت صاحب کی منشاء کے خلاف ہے؟ اب تو بات واضح ہوگئی کہ ہم نے جامعۃ الرشید کی وساطت سے دارالعلوم کراچی کا جو عمل نقل کیا تھا، اس کی تصدیق حضرت صاحب نے بھی فرمادی، لہٰذا یہ ایشو ابھی ختم کرکے عوام کو احتیاط پر عمل کرنے دینا چاہئے۔

احقر شوکت علی قاسمی،

26 اگست، 2011ء

Central Moon Sighting Committee of Great Britain
Hizbul Ulama UK, Darul Uloom Bury, Jamiatul Ulama Britain,
74 C Upton Lane London E7 9LW
Phone No. 07866464040, 01707 652 6109, 07866 654471, 07957 205726
Website: www.hizbululama.org.uk E-mail: info@hizbululama.org.uk